سوال

نماز وتر میں دعائے قنوت والی ایک روایت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا وتروں میں قنوت رکوع سے پہلے پڑھنے کی روایت جو کہ جزء رفع الیدین للبخاری میں ہے صحیح ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جزء رفع الدین للبخاری (ص 174،173 ص99) والی روایت لیث عن عبدالرحمن بن الاسود عن ابیہ عن عبداللہ ((یعنی ابن مسعود) کی سند سے مروی ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ ثم یرفع یدیہ قبل الرکعۃ پھر (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے (اور) رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

اس کی سند لیث بن ابی سلیم کے ضعف، تدلیس اور اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لیث بن ابی سلیم پر جرح کیلیے تقریب التہذیب تہذین التہذیب۔ الاغتباط فی معرفۃ من ری بالاختاط کتابوں کا مطالعہ کریں جیسا کہ استاذ محترم مولانا ابو محمد بدیع الدین الراشدی ؒ نے اشارہ کیا ہے۔ اس علت قادحہ کے باوجود محمد یوسف بنوری دیوبندی اور نیموی صاحب آثار السنن (ص169ح635) دونوں نے اس اثر کو صحیح قرار دیا ہے۔! غالبا وہ لیث بن ابی سلیم کو غلطی سے لیث بن سعد سمجھ بیٹھے ہیں۔

عبدالرحمن بن الاسود بن یزید (98ھ یا 99ھ) میں فوت ہوئے تھے (دیکھئے تہذیب الکمال ج1 ص108)

جبکہ لیث بن سعد 93ھ میں پیدا ہوئے۔ چار یا پانچ سال کے بچے کا کوفہ آکر عبدالرحمن مذکور سے ملاقات کرنا کہیں سے ثابت نہیں ہے۔ جبکہ محدثین کرام نے عبدالرحمن کے شاگردوں میں لیث بن ابی سلیم، اور زائدہ بن قدامہ کے استادوں میں لیث بنابی سلیم کا تذکرہ کیا ہے (دیکھئے تہذیب الکمال ج11 ص6، 107 ص207)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص418